Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶ | بدھ ۱۳ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ، ۱۰ امان ۱۳۶۱ ہش، ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ امان/مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کچھ ضعف کی تکلیف رہی"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ شافیٔ مطلق خدا ہمارے جان سے پیارے آقا کو جلد مکمل اور کامل صحت دے اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت اچھی ہے۔ تاہم سر میں درد ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

• مکرم صلاح الدین صاحب A-187 رحیم پارک ملتان روڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مالک الائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کو شدید علالت کے پیشِ نظر میو ہسپتال لاہور میں داخل کر دیا گیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے خصوصی اور عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

• مکرم منیر الدین شمس صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۰ بروز جمعہ ۵ مارچ ۱۹۸۲ء مکرم مبارک احمد خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ٹورنٹو (کینیڈا) انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد انور نسیم صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۲/۸۲ کو پہلا بیٹا عطا

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تکلیف پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیا

ایک صحابیؓ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شفقت کا تذکرہ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تکبر نام کو بھی نہ تھا۔ نہ آپؐ ناک چڑھاتے اور نہ اس سے برا مناتے اور نہ بچتے کہ آپؐ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور ان کی مدد کریں۔ یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غرباء کی مدد کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔ (مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو نہیں مارا نہ کسی عورت کو نہ خادم کو۔ البتہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں آپؐ نے خوب جہاد کیا۔ آپؐ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اس سے انتقام نہیں لیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہ الاثام واختیارہ من المباح ..... الخ ص ۷۴/۲۳)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عرب نے ان سے ذکر کیا کہ جنگ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر جا پڑا سخت قسم کی جوتی جو میں نے پہن رکھی تھی اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں بری طرح زخمی ہو گیا۔ حضورؐ نے تکلیف کی وجہ سے ہلکا سا کوڑا مارتے ہوئے فرمایا۔ بسم اللہ! تم نے میرا پاؤں زخمی کر دیا ہے۔ اس سے مجھے بڑی ندامت ہوئی۔ ساری رات میں سخت بے چین رہا کہ ہائے مجھ سے یہ غلطی کیوں ہوئی۔ صبح ہوئی تو کسی نے مجھے آواز دی کہ حضورؐ تمہیں بلاتے ہیں۔ مجھے اور گھبراہٹ ہوئی کہ کل کی غلطی کی وجہ سے شاید میری شامت آئی ہے۔ بہر حال میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے بڑی شفقت سے فرمایا کل تم نے میرا پاؤں کچل دیا تھا اس پر میں نے تمہیں ایک ہلکا سا کوڑا مارا تھا اس کا مجھے افسوس ہے یہ اسّی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں یہ لو اور جو تکلیف تمہیں مجھ سے پہنچی ہے اسے دل سے نکال دو۔ حضورؐ نے اس شفقت اور اس مشفقانہ انداز سے میری پریشانی کو دور کیا کہ میں حیران رہ گیا۔

(مسند دارمی باب فی سخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یومِ حضرتِ اقدسؓ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتیں ۲۳ مارچ کو یوم حضرتِ اقدس کے سلسلہ میں اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کرائیں اور اس کی رپورٹ نظارتِ ہذا کو بھجوائیں!

(ناظر اصلاح وارشاد)

احمدی طلباء اور والدین وعدہ کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کیلئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۱۰ امان ۱۳۶۱ ہش

مامورینِ الٰہی کے طریق اصلاح کا مرکزی نقطہ

ہم قرآن مجید کی رو سے واضح کر چکے ہیں کہ ہمہ تن دنیا کا ہی ہو جانے کو اللہ تعالےٰ نے روحانی موت قرار دیا ہے۔ انسانوں کو اس موت کے پنجہ سے اللہ تعالےٰ کے مامور ہی چھڑایا کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی پیروی کرنے اور ان کی اطاعت بجا لانے کا حکم دیا ہے۔

دنیا اور اس کی زینتوں میں استغراق دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک مال کی محبت دوسرے اولاد کی محبت۔ مال کی محبت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ ایسا انسان جائز اور ناجائز ذرائع سے مال اکٹھا کرنے میں لگا رہتا ہے اس کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرے اور کرتا چلا جائے۔ اس دُھن میں اسے ناجائز ذرائع اختیار کرتے میں بھی کوئی باک نہیں ہوتی۔ دوسری خرابی ایسے شخص میں یہ پیدا ہوتی ہے کہ وہ حاصل کردہ دولت کو خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ اس طرح وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے یکسر غافل ہو جاتا ہے اور سراسر ظلم کی راہ پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔

اسی طرح اولاد کی بے جا محبت بھی انسان کو ناجائز ذرائع سے دولت کمانے پر مجبور کرتی ہے وہ ان کے مستقبل کو محفوظ کرنے کی خاطر زیادہ سے زیادہ دولت کمانے میں ہی مشغول رہتا ہے ایسا شخص اس حقیقت سے یکسر بے خبر ہوتا ہے کہ اولاد کا مستقبل دولت سے نہیں بلکہ ان کی صحیح تربیت سے محفوظ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مال اور اولاد کی بیجا محبت کو فتنہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (الانفال آیات ۲۸، ۲۹)

ترجمہ:۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ دیدہ دانستہ ان امانتوں میں خیانت کرو جو تمہارے سپرد کی گئی ہیں۔ یاد رکھو کہ تمہاری اولادیں اور تمہارے اموال محض ایک فتنہ ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ کے حضور تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

پھر اس نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایمان لانے والے مال اور اولاد کی محبت میں گرفتار ہو کر خیانت کے مرتکب ہوں گے تو ان کا شمار نافرمانوں میں ہوگا اور وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ (التوبہ آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو (مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دوسرے) رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے خسارہ سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جنہیں تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی (کامیابی کا) راستہ نہیں دکھاتا۔

اسی لئے فرمایا مال اور اولاد تو دنیوی زینت کا سامان ہیں۔ اصل چیز اعمال صالحہ ہیں اور وہ اولاد ہے جو اعمال صالحہ بجا لانے والی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ (کہف آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ مال اور فرزند دنیوی زندگی کی زینت کا سامان ہیں۔ لیکن اجر کے اعتبار سے تیرے رب کے ہاں باقی رہنے والے نیک اعمال ہی سب سے بہتر ہیں اور انہی پر بہترین امیدیں منحصر ہیں۔

مال اور اولاد کی بے جا محبت کے فتنہ اور اس سے بچنے کا علاج اللہ تعالےٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو تقوےٰ کے نور سے منور کر لیں۔ اس نے واضح فرمایا ہے کہ اگر وہ تقوےٰ کی راہوں پر چلیں گے تو مال اور اولاد کے فتنہ اور اس کی تباہ کاری سے محفوظ ہو جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ (الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مال اور اولاد کے فتنہ سے بچنے اور روحانی موت کے چنگل سے محفوظ ہونے کے لئے اپنے اندر تقوےٰ کا وصف پیدا کرنا ضروری ہے اور یہی وہ وصف ہے جو مامورین الٰہی اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین میں پیدا کر دکھاتے ہیں۔ اسی سے مُردے زندہ ہوتے ہیں اور دنیا میں انقلاب عظیم رونما ہوتا ہے۔ مامورین الٰہی کی اصلاح کا نقطۂ مرکزی تقوےٰ اللہ ہی ہوتا ہے وہ اپنے ماننے والوں میں تقوےٰ کا بیج بو کر اس کی اس طرح آبیاری کرتے ہیں کہ انہیں اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے مال اور اولاد ان کے لئے فتنہ کا موجب نہیں بنتی بلکہ یہ چیزیں انہیں نیکیوں میں اور بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں۔

ہماری زندگانی وقف ہے، قرآن کی خاطر

یہ ثابت ہے کتاب اللہ کے محکم بیانوں سے
خدا کرتا ہے نصرت مومنوں کی آسمانوں سے

اٹھو دیکھو ہوئے ظلمت کدے ہر قوم کے روشن
غلامِ سرورِ عالم کے تابندہ نشانوں سے

مساجد بن رہی ہیں قریہ قریہ سارے عالم میں
فضائیں گونجتی ہیں رات دن جن کی اذانوں سے

قسم حق کی ہمارا دین ہے لاریب دینِ حق
محمدؐ ہیں ہمیں محبوب بڑھ کر اپنی جانوں سے

ہماری زندگانی وقف ہے قرآن کی خاطر
نہیں کوئی غرض دنیا کی دولت اور خزانوں سے

سبق حاصل کرو اے دوستو ایمان کر تازہ
ہمارے جذبۂ تبلیغ حق کی داستانوں سے

ہمارے کام سب اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں
ہمیں ملتی ہے ہر دم نصرتِ حق آسمانوں سے

ہر اک کی خیر خواہی اور بھلائی چاہتے ہیں ہم
محبت ہے دلوں میں سب مسلماں خاندانوں سے

"ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ"
نہیں کہتے کسی کو ہم بُرا اپنی زبانوں سے

دعا ہے اے خدائے دو جہاں صدیق کی تجھ سے
کہ لے لے اور خدمت دین کی ہم ناتوانوں سے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل لرزا دینے والے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ

دورِ مکہ کے تیرہ ۱۳ سالہ ابتلا میں آپؐ نے کسی کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ دی

دورِ نبویؐ کے میدانِ تبلیغ کا ایک مختصر جائزہ

مکرم محمد اقبال صاحب نجم مبلغ سلسلہ قرطبہ۔ (سپین)

لیکن کفار مکہ نے جب محسوس کیا کہ آپ اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں کرتے بلکہ عمرؓ اور حمزہؓ جیسے بڑے بڑے لوگ بھی متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں تو ابو طالب کے پاس گئے اور کوشش کی کہ آپ کے خاندان کی ہمدردیوں کو آپ سے منقطع کر دیا جائے۔ پھر آپؐ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور یہ تجویز پیش کی کہ اگر آپ امیر ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو مال دار کئے دیتے ہیں۔ اگر آپ حکومت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی بیماری آپ کو ہے تو اس کا علاج کروا دیتے ہیں۔ اگر حسین ترین دوشیزہ سے شادی کرنے کی خواہش ہے تو عرب کی بہترین دوشیزہ تلاش کر دیتے ہیں۔ ہم سب کچھ کرنے کو تیار ہیں صرف ہمارا ایک مطالبہ ہے کہ آپ توحید کا پرچار کرنا چھوڑ دیں اور ہمارے بتوں کی تذلیل بند کر دیں۔

آپؐ نے یہ سب پیشکشیں ٹھکراتے ہوئے اس خدائے واحد کی تبلیغ شروع کر دی اور یوں گویا ہوئے کہ میں تو خدا کا رسول ہوں۔ خدا کا پیغام لیکر آیا ہوں اور میرا دل تمہاری ہمدردی سے معمور ہے اگر تم میری بات مانو گے تو دین و دنیا میں سرفراز ہو جاؤ گے۔ انکار کرو گے تو خدا کی ناراضگی مول لو گے۔ اور ہاں خدا کی قسم اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند لا کر بھی رکھ دو تو میں اس فرض تبلیغ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبری۔ زرقانی)

مسلمان مصائب سے تنگ آ گئے تو اپنے پیارے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنا دین بچا کر آپؐ کی اجازت سے حبشہ جانے لگے۔ کفار مکہ کو یہ بھی پسند نہ تھا کہ ان کا شکار ان کے ہاتھ سے نکل جائے انہیں لوٹا کر لانے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ خاندان بنو ہاشم کی ہمدردیاں بھی منقطع نہ کی جا سکیں ظلم اور سفاکی نے بھی آپؐ کو اور آپؐ کے نام لیواؤں کو مشرکانہ دین کی طرف نہ لوٹایا۔ کوئی لالچ، کوئی فریب، کوئی ڈپلومیسی کارآمد ثابت نہ ہوئی تو انہوں نے آپؐ سے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ محرم ۷ سنہ نبوی میں ایک معاہدہ لکھا گیا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھا جائے اور نہ ہی انہیں سیم و زر کی خوراک اور ضروریات زندگی پہنچنے دی جائیں۔ حتیٰ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے نہ کر دیں اس پر آپؐ بمع اپنے خاندان اور مسلمانوں کے شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے

(طبری ابن سعد و ابن ہشام)

جو جو مصائب اور سختیاں ان ایام میں اٹھانی پڑیں ان کے تصور سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں صحابہؓ نے جنگلی درختوں کے پتے کھائے بچوں کی یہ حالت تھی کہ ان کے رونے اور چلانے کی آوازیں دور تک جاتی تھیں اور قریش کی قساوتِ قلبی کا یہ حال تھا کہ خوش ہوتے تھے۔ ابو جہل نے باقاعدہ ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ یہ مصیبت اسی طرح تین سال تک جاری رہی ان ایام کی صعوبتوں کا نتیجہ تھا کہ آپؐ کی دو بہت ہی پیاری ہستیاں ان کی تاب نہ لا کر جلد ہی بعد میں انتقال فرما گئیں یہ تھے آپؐ کے چچا ابو طالب اور آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ لیکن آپؐ کے پایۂ ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی آپؐ نے قریش مکہ کی بے رخی دیکھی تو ملحقہ بستیوں کی طرف رخ کیا اور عکاظ مجنہ۔ ذوالمجاز کے میلوں میں بھی تبلیغ کرتے تھے تاہم آپؐ نے طائف کا سفر اختیار کیا شہر طائف (کعبہ کی خصوصیت کو الگ رکھ کر) مکہ کے ہم پلہ شہر تھا آپؐ نے وہاں دس یوم قیام کیا اور رؤساء شہر سے ملاقاتیں کیں اور رئیس شہر عبداللہ بن لیل کو اسلام کی طرف دعوت دی مگر اس نے یہ دعوت قبول نہیں کی بلکہ تمسخر اڑایا کہنے لگا کہ بہتر ہے آپؐ یہاں سے چلے جائیں اور شہر کے آوارہ لوگوں اور کتوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا وہ شور مچاتے ہوئے آپؐ کے پیچھے بھاگے اور انہوں نے پتھراؤ کر کے آپؐ کو لہولہان کر دیا تین میل تک وہ آپؐ کا پیچھا کرتے رہے بالآخر آپؐ نے مکہ کے ایک رئیس کے باغ میں پناہ لی اور دعا کی

اللھم الیک اشکو ضعف
قوتی و قلۃ حیلتی وھوانی
علی الناس اللھم یا ارحم
الراحمین انت رب المستضعفین
وانت ربی الخ

یعنی اے میرے رب میں اپنے ضعفِ قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے کسی کی شکایت کرتا ہوں اے میرے رب تو سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے اور کمزوروں اور بے کسوں کا تو ہی نگہبان اور محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے

اسی اثنا میں پہاڑوں کا فرشتہ ظاہر ہوا تا کہ آپؐ کی خواہش کے مطابق حکم بجا لائے پس ملک الجبال نے سلام کیا اور کہا اے محمدؐ اللہ نے تیری قوم کی باتوں کو سنا میں ملک الجبال ہوں اس لئے آیا ہوں تا کہ آپؐ کا حکم بجا لاؤں اگر آپؐ چاہیں تو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ان لوگوں کو تہس نہس کر دوں اس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اپنے اللہ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہوں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہ ہوں گے (متفق علیہ)

آپؐ کے مطہر قلب میں صرف ایک خواہش تھی کہ آپؐ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کر کے دنیا نجات پا جائے اور ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گذری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال حوصلگی۔ فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے کیسا کوہِ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہ کر سکیں۔ بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اٹھتے ہیں کہ آپؐ تو خدا کے حبیب مصطفیٰ اور مجتبیٰ تھے پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں؟ میں کہتا ہوں کہ پانی کے لئے جب تک زمین کو نہ کھودا جائے اس کا جگر نہ پھاڑا جاوے وہ کب نکل سکتا ہے کتنے ہی گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے جو مایۂ حیات ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لذت جو خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم دکھانے سے نصیب ہوتی ہے نہیں ملتی جب تک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گذرے وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں وہ ان مصائب کی لذت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک لذت اور سرور کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا خدا تعالیٰ پر توکل اسکی محبت اور تصرف پر ایمان پیدا ہوتا تھا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۷)

آخر حج کے ایام کی آپؐ کی تبلیغی سرگرمیاں رنگ لائیں۔ اہل یثرب کے اردگرد یہود قبائل آباد تھے اور ایک عظیم الشان نبی کی پیشگوئیاں پا کر وہ جبل فاران کے قریب آباد ہو گئے تھے تا اسے فوراً پہچاننے والے اور ماننے والے ہوں۔ اہل یثرب بھی ان پیشگوئیوں سے واقف تھے۔ جب ان تک آپؐ کی رسالت کا چرچا پہنچا۔ تو مسابقت کی روح سے سرشار اول المومنین بن گئے چنانچہ آپؐ نے اہل یثرب میں تربیت اور تبلیغ کے لئے حضرت مصعب بن عمیر کو بھیجا۔ ان کی مساعی میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی آپؐ نے جب اہل یثرب کی رغبت دیکھی تو مسلمانوں کو وہاں ہجرت کر جانے کی اجازت دے دی۔ جب مکہ میں آپؐ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ رہ گئے تو کفارانِ مکہ اور ان کے سرداروں نے آپؐ کو قتل کر دینے کا منصوبہ تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس منصوبہ کی اطلاع دے دی اور ہجرت کر جانے کا حکم دیا چنانچہ آپؐ بھی بمعہ حضرت ابوبکرؓ کے ہجرت کر گئے اور وطن کو چھوڑ کر ایک عظیم قربانی کرنی آپؐ نے قبول کر لی۔ مدینہ میں آ کر آپ نے ہمسایہ قوموں سے مساویانہ حیثیت سے معاہدات کئے۔ اور ایک طرح سے ہر وقت کی ایذا رسانیوں سے سکون ملا تو آپؐ کا دائرۂ تبلیغ ہمسایہ قبائل اور ہمسایہ سلطنتوں تک وسعت اختیار کرنے لگا۔ ہر اطراف میں صحابہ کرام کو مبلغ بنا کر بھیجا گیا جنکے بڑے عمدہ نتائج برآمد ہوئے لیکن کفار مکہ ان کامیابیوں کو کہاں برداشت کر سکتے تھے کئی بار لشکر کشی کی۔ جنگ بدر احد اور احزاب میں آپؐ کو اپنے عزیز صحابہؓ اور خاص طور پر چچا حضرت حمزہؓ کی قربانیاں پیش کرنی پڑیں خود کئی بار جانی تکالیف سے دوچار ہوئے لیکن اس شمع ہدایت کی روشنی دور دور تک پھیلتی ہی چلی گئی۔ اور اس کوہ وقار کے پائے ثبات میں خفیف سی جنبش بھی نہ پیدا ہوئی۔ چنانچہ ایک بار جنگ احد میں ایک نازک موقع پر جب کفار نے آپؐ کا اور آپکے مشہور صحابہؓ کا نام لے کر للکارا تو آپؐ نے خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا لیکن آخر میں جب انہوں نے اعلیٰ ھبل کا نعرہ لگایا تو اس توحید خداوندی کے عظیم نقیبؐ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت جوش سے صحابہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جواب دیں آپؐ نے فرمایا کہو

اللہ اعلیٰ واجل۔ اللہ اعلیٰ واجل

تم جھوٹ بولتے ہو کہ ھبل کی شان بلند ہوئی۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی ہی شان بالا ہے (السیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰) آپؐ تو خدا کی توحید کے لئے اتنے غیرت مند تھے کہ آپ نے خدا کے نام پر زد پڑتی دیکھی تو وقت کی نزاکت کی بھی پرواہ نہ کی اور دشمن کی للکار کا جواب دیا۔

آپؐ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مختلف وفود جستجوئے حق کی خاطر آنے لگے۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک وفد یمن کے عیسائیوں کا آیا مذہبی تبادلۂ خیالات کے دوران ان کے بڑے پادری نے اجازت چاہی کہ ان کی عبادت کا وقت آگیا ہے وہ باہر جا کر عبادت کرلیں۔ تب رسول پاکؐ نے کمال رواداری اور شفقت سے فرمایا باہر جانے کی کیا ضرورت ہے ہماری مسجد میں ہی اپنی نماز ادا کرلیں آخر ہماری مسجد خدا تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہی بنائی گئی ہے (زرقانی جلد ۴ صفحہ ۴۱ وزاد المعاد) اس واقعہ میں کتنا اعلیٰ اور زبردست نمونہ ہے مذہبی رواداری کا جو امت مسلمہ کو اپنانا نہایت ضروری ہے تاکہ دیگر مذاہب اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں۔

جب مدینہ میں مذہبی آزادی۔ خیالات اور ضمیر کی آزادی حاصل ہوئی تو آپؐ نے اپنی تبلیغ کا دائرہ اور وسیع کیا۔ قیصر روم۔ فارس کے بادشاہ نجاشی شاہ حبشہ۔ مقوقس شاہ مصر۔ رئیس بحرین عمان کے بادشاہ اور یمامہ کے سردار۔ غسان کے بادشاہ۔ یمن کے قبیلہ کے سردار اور یمن کے قبیلہ ہمدان کے سردار۔ بنی علیم کے سردار اور حضری قبیلہ کے سردار کی طرف خطوط لکھے جن کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور بہت سے لوگ اسلام لے آئے یا اسلام کے قریب ہوگئے ان خطوط کا لکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کو اپنے مشن کی کامیابی پر اور خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تھا اور آپؐ جو تمام اقوام کے لئے نبی مبعوث ہوئے تھے آپؐ نے اسطرح سے اپنے عالمگیر مشن کو پورا کیا جن بادشاہوں کی طرف خطوط بھجوائے گئے تھے ان میں سے کچھ ایمان لے آئے کچھ ادب اور احترام سے پیش آئے اور بعض نے بے ادبی کا طریق بھی اختیار کیا تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جس بادشاہ نے جیسا جیسا سلوک آپؐ کے مقدس خطوط کے ساتھ روا رکھا ویسا ویسا سلوک خدائے عرش نے بھی ان کے ساتھ کیا۔

تاریخ میں آپؐ کے کئی خطوط محفوظ کئے گئے ہیں جن سے آپؐ کے طریق تبلیغ اور اسلوب بیان کا علم ہوتا ہے آپؐ توحید خداوندی کے علمبردار تھے اولیت اسی کو دیتے سمجھدار اور عالم صحابہؓ کے ہاتھ روانہ کرتے تھے جو سوالات کا مناسب جواب قرآن کریم سے دیتے تھے اور بالصراحت آپکی رسالت کے مطابق معلومات فراہم کرتے تھے

مکہ میں آپؐ کو اور آپکے صحابہؓ کو بڑی صبر آزما گھڑیاں گذارنی پڑی تھیں اور بالآخر تکلیف سے وہاں سے نکلنا پڑا تھا لیکن جب آپؐ نے مکہ فتح کیا اور آپؐ کو ان پر بالادستی حاصل ہوئی تو آپنے اپنے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ نمونہ کی مار انہیں دی جسے وہ سہہ نہ سکے ایسے گھائل ہوئے کہ آپؐ کے کنارۂ عاطفت میں آکر حلقۂ بگوش اسلام ہوگئے اور تمام مکہ میں خدائے واحد کی بادشاہت ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی قائم ہوگئی۔ آپؐ نے تمام قوم کو بھی اور انفرادی لحاظ سے ہر فرد کو بھی اپنا نہ صرف یہ کہ قائل کیا بلکہ تبلیغی میدان میں اعلیٰ اخلاق سے گھائل کیا۔

پھر وہ وقت بھی آیا جبکہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لاکھوں صحابہؓ کے عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا اور آپنے شہنشاہ امن و سلامتی بن کر تمام دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا۔ تمام کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کی مساوات انسانی کا عظیم درس دیا آپؐ نے فرمایا۔

"جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینہ میں اور اس علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم صرف آج کیلئے نہیں صرف کل کیلئے نہیں اس دن تک کیلئے ہے جب کہ تم جاکر اپنے خدا سے ملو

یہ باتیں جو تم سے میں آج کہتا ہوں انہیں دنیا کے کناروں تک دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچا دو"

چنانچہ آپؐ نے اس پیغام کے دینے سے ہر مسلمان کو ایک مبلغ بنا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ اسلام کے سوشل نظام اور اخلاق کے درس کو دنیا میں پھیلا دینا کیونکہ اس سے بڑھ کر ارکان اسلام کے بعد کوئی چیز نہیں۔ پھر آپؐ نے اس لاکھوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"ھل بلغت؟ کیا میں نے خدائے عرش کے پیغام کو اسکی مخلوق تک پہنچا دیا۔ (آپ نے یہ فقرہ دو بار دہرایا) جس کے جواب میں صحابہؓ کرام نے یک زبان ہو کر عرض کیا بلیٰ یا رسول اللہ)"

تب آپؐ نے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا اور اپنے فرض رسالت اور فریضۂ تبلیغ کو باحسن سرانجام دینے پر خالق اور اس کی مخلوق دونوں کو گواہ ٹھہرایا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپؐ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسیہ اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

اللھم صل وسلم وبارک بقدر علیہ وآلہ بقدر ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد

وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے کا حکم

از:- مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ ساہیوال

ایک نوجوان نے وضو کیا اور چونکہ اس نے تنگ آستینوں کی گرم جرسی پہنی ہوئی تھی اس لئے اس نے منہ دھو کر بازوؤں پر مسح کرلیا اور پھر پاؤں پر مسح کیا۔ کیونکہ اس نے جرابیں پہنی ہوئی تھیں۔ اس موقعہ پر ایک بزرگ نے تنگ آستینوں والی جرسی پہننے کی وجہ سے بازوؤں پر مسح کرنے کے بارہ میں خاکسار سے مسئلہ دریافت کیا۔ اس پر نوجوان بولا کہ میں نے وضو کرکے جرسی پہنی تھی اس لئے جرابوں پر مسح کرنے طرح بازوؤں پر مسح کرنا بھی جائز ہے۔ میں نے اسے جواب دیا کہ وضو میں بازوؤں پر مسح کرنا جائز نہیں بلکہ انہیں دھونا فرض ہے۔ کیونکہ عبادات میں نص کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ قیاس کی اجازت نہیں اس پر نوجوان کچھ سوچ میں پڑ گیا اور اس نے میرے موقف کے بارہ میں دلیل طلب کی۔ میں نے اس کے جواب سنت متواترہ پیش کی اور پھر قرآن مجید کی آیت وضو سے بھی استدلال کیا مگر اس نے اصرار کیا کہ جب تک اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عمل کی کوئی پختہ حدیث پیش نہ کی جائے میں تسلیم نہیں کروں گا چنانچہ خاکسار نے تلاش کی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخاری شریف اصح کتاب بعد کتاب اللہ سے میرے مؤقف کے مطابق حدیث مل گئی جو افادۂ عام کے لئے درج کرتا ہوں وھو ھذا:-

"عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرِهٖ فَقَالَ لِيْ - اَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى - فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ - فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا -

(بخاری شریف کتاب اللباس باب لبس جبۃ الصوف فی الغزو جلد ۲ صفحہ ۸۶۳ و حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۳۱)

ترجمہ:- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور اقدس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا آپؐ کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! حضور پانی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے نیچے اترے اور رات کے اندھیرے میں قضائے حاجت کیلئے اتنی دور تشریف لے گئے کہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے پھر حضور اقدس قضائے حاجت کے بعد واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے۔ میں لوٹے سے پانی ڈالتا تھا۔ حضور اقدس نے اپنا منہ مبارک دھویا۔ اسوقت حضور اقدس نے صوف کا جبہ پہنا ہوا تھا جب حضور اقدس اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھونے لگے تو جبہ کی تنگ آستینیں پیچھے نہ ہٹ سکیں اور حضور بازوؤں کو اس تنگ آستینوں والے جبہ میں سے نہ نکال سکے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جبہ کے اندر سے اپنے دونوں بازو نکالے اور ان کو دھویا اور پھر اپنے سر مبارک پر مسح کیا۔ اس وقت حضور اقدس نے پاؤں میں موزے پہنے ہوئے تھے میں ان موزوں کو اتارنے کیلئے پاؤں کی طرف جھکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو رہنے دو ان کو نہ اتارو کیونکہ میں نے وضو کرکے ان کو پہنا تھا اور حضور نے ان دونوں موزوں پر مسح کیا۔

اس حدیث شریف سے روز روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ تنگ آستینوں والی جرسی یا کوٹ یا جبہ یا قمیص پہنی ہوئی ہو تو وضو کے لئے بازوؤں پر مسح جائز نہیں خواہ وضو کرکے ہی اسے پہنا ہو بلکہ وضو کیلئے دونوں بازوؤں کو ان سے باہر نکال کر دھونا ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصاراللہ کی خصوصی توجہ کے لئے

— تعارف و مطالعہ کتب حضرت اقدس

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

مرسلہ :- مکرم قائد صاحب تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ

انسان کو اپنی کامیاب زندگی کی خاطر علم و معرفت کی نئی نئی منزلوں اور رفعتوں کے حصول کی کوششیں اپنے آخری سانس تک جاری و ساری رکھنا ہوتی ہیں اور انسانی زندگی کے اسی پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انصار میں قرآن کریم و حدیث شریف اور کتب حضرت اقدس کے مطالعہ کا شغف مسلسل جاری رکھنے اور اپنے علم میں باقاعدہ اضافہ کرتے رہنے کی خاطر پورے سال کا ایک تعلیمی پروگرام متعین کیا جاتا ہے۔ دوران سال ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۲ نصف آخر اور پارہ ۲۳ کا نصف اوّل، اسلامی اصول کی فلاسفی اور چالیس جواہر پارے کا امتحانی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ کل تین سہ ماہی امتحان مرکزی طور پر لئے جائیں گے (انشاء اللہ)۔ ہر سہ ماہی امتحان میں اوّل اور دوم آنیوالے انصار کو انعامی کتب سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دی جائیں گی انشاء اللہ۔

تحصیل علم کے اسی اعلیٰ و ارفع مقصد کی خاطر سیدنا حضرت اقدس کی معرکۂ آرا کتاب

" اسلامی اصول کی فلاسفی "

کا تعارف اور چنندہ اقتباس اصل الفاظ میں درج کئے جاتے ہیں۔ تمام زعماء و ناظمین سے درخواست ہے کہ مقررہ نصاب کے مطابق زیادہ سے زیادہ انصار کو مرکزی امتحانات کیلئے تیار کریں۔ جزاکم اللہ

۱۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی"

• حضرت سلطان القلم مرزا غلام احمد صاحب کی یہ معرکۂ آرا تصنیف ۱۸۹۶ء میں منعقد ہونیوالی مذاہب عالم کانفرنس کیلئے لکھی گئی تھی۔ اس کانفرنس کی تجویز ہندوؤں کے معزز فرد سوامی شوگن چندر نے پیش کی تھی

• سیدنا حضرت اقدس نے اس تجویز کو بہت پسند فرمایا کیونکہ اس طرح پرامن طور پر اسلام کی بلند پایہ تعلیمات کو دوسرے مذاہب کے سامنے پیش کرنے اور ان کی تعلیمات سے موازنہ کرنے کا بہترین موقعہ مل سکتا تھا۔

• منتظمین کانفرنس نے جملہ مذاہب کے سامنے پانچ بنیادی اور اہم اصول رکھے تھے۔

- انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں
- انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ
- دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے
- کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا کیا ہوتا ہے
- علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں

• اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بذریعہ الہام مطلع فرمایا کہ " یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا "

• مذاہب عالم کا یہ عظیم الشان اجتماع ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور میں منعقد ہوا جسمیں اسلام، مسیحیت، سناتن دھرم برہمو سماج، آریہ، سکھ، فری تھنکرز، ریلیجن آف ہارمنی اور تھیوسوفیکل سوسائٹی کے نمائندگان نے حصہ لیا۔

• سامعین کی تعداد سات آٹھ ہزار اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب پر مشتمل تھی۔ اور سب سے زیادہ حاضری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اس وقت ہوئی جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے سیدنا حضرت اقدس کا یہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کا یہ آخری دن تھا اور اس تقریر کے لئے مقررہ وقت ختم ہو گیا لیکن سامعین کے پیہم اصرار پر ۲۹ دسمبر کا دن بڑھا دیا گیا۔

• اس زمانہ کے مشہور اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ، پنجاب آبزرور، چودھویں صدی راولپنڈی صادق الاخبار، مخبر دکن اور کلکتہ کے مشہور اخبار " جنرل و گوہر آصفی " نے اس مضمون کی توصیف میں کئی کالم لکھے۔ اسی مشہور اخبار نے مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو لکھا ہے۔

" اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے "

۲۔ خلاصہ مضمون۔ اصل الفاظ ہی میں

• دعویٰ اور دلیل الہامی کتاب سے ہونا ضروری ہے

" چونکہ آج ہمیں قرآن شریف کی خوبیوں کو ثابت کرنا ہے اور اس کے کمالات کو دکھانا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ہم کسی بات میں اس کے بیان سے باہر نہ جائیں اور اسی کے اشارہ یا تصریح کے موافق اور اسی کی آیات کے حوالہ سے ہر ایک مقصد کو تحریر کریں تاکہ ناظرین کو موازنہ اور مقابلہ کرنے کیلئے آسانی ہو "

" وہ کامل کتاب ہے جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے غرض آج قرآن کریم کی شان ظاہر ہونے کا دن ہے "

• " پہلا سوال انسان کی طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارہ میں ہے "

" سو جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تین حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے کہ ان تینوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تین مبدء ٹھہرائے ہیں۔ یا یوں کہو کہ تین سرچشمے قرار دیئے ہیں جن میں سے جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں "

• پہلا سرچشمہ۔ نفسِ امّارہ

" پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف میں نفسِ امّارہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف ۵۴)

یعنی نفس امّارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف، جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے، جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بدراہوں پر چلانا چاہتا ہے۔"

• " اور یہ حالت اس وقت تک طبعی کہلاتی ہے جب تک انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔"

• " اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں "

• دوسرا سرچشمہ۔ نفسِ لوّامہ

• " اور اخلاقی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفسِ لوّامہ ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (القیامۃ ۳)

یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ یہ نفسِ لوّامہ انسانی حالتوں کا دوسرا سرچشمہ ہے جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں "

• " پس چونکہ وہ بری حرکت پر ملامت کرتا ہے اس لئے اس کا نام نفسِ لوّامہ ہے یعنی بہت ملامت کرنیوالا "

• " غرض یہ نفس کی وہ اخلاقی حالت ہے جب نفس اخلاقِ فاضلہ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے اور سرکشی سے بیزار ہوتا ہے مگر پورے طور پر غالب نہیں آسکتا "

تیسرا سرچشمہ۔ نفسِ مطمئنہ

• پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے جس کو روحانی حالتوں کا مبدء کہنا چاہیئے اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفسِ مطمئنہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ
جَنَّتِيْ ۝ (الفجر ۲۸ - ۳۱)

یعنی اے آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا۔ اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا "

• " یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پاکر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا "، " خدا کی محبت اس کی غذا ہوتی ہے اور وہ اسی زندگی بخش چشمہ سے پانی پیتا ہے اس لئے موت سے نجات پاتا ہے "

• غرض یہ تینوں حالتیں ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتیں کہہ سکتے ہیں "۔

(باقی)۔

بقیہ اخبار احمدیہ

فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت بچے کا نام "منیر اقبال" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم محمد صدیق صاحب دارالنصر کا پہلا پوتا اور مکرم مبارک احمد صاحب کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(حافظ محمد ابراہیم شاہد عربی فاضل۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

• میرے بھتیجے عزیزم محمد اسلم ناصر ابن محمد اسحٰق انور مرحوم (واقف زندگی) کا نکاح مورخہ ۴ مارچ ۱۹۸۲ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے ۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر عزیزہ تسنیم اختر صاحبہ بنت محترم غلام محمد صاحب ثالث وحدت کالونی لاہور کے ساتھ پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت کیلئے مفید و بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(محمد اسماعیل منیر۔ اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری آل پاکستان سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی دوسری سالانہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ کی تقریب مورخہ ۱۳-۱۴ فروری بروز ہفتہ و اتوار لجنہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئی امسال اس تقریب کا انعقاد خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کے مطابق کیا گیا تا خواتین لجنہ تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان میں بھی سب سے آگے ہوں اور فاستبقوا الخیرات کا مکمل نمونہ ظاہر ہو۔ اس سال ۲۱ لجنات سے ۱۳۰ کھلاڑی لڑکیاں تشریف لائیں جبکہ گذشتہ سال ۸ لجنات کی طرف سے ۵۵ لڑکیاں ٹورنامنٹ میں شریک ہوئی تھیں۔ لڑکیوں نے مہمان خانہ مستورات میں رہائش اختیار کی۔

۱۳ فروری کو ٹھیک ساڑھے نو بجے اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں محترمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ اور امۃ الکریم احمد صاحبہ نے اپنے خاص ترنم سے ترانہ پڑھنا شروع کیا اور ترانے کی لے کے ساتھ ہی مارچ پاسٹ شروع ہوئی۔ مارچ پاسٹ کا منظر نہایت قابل دید تھا کیونکہ امسال ہر ضلع کے جھنڈوں اور دوپٹوں کے مختلف رنگ مقرر کئے گئے تھے اور گراؤنڈ میں یہ فرق بہت دلکش نظر آرہا تھا۔ جب ہر ضلع کی کھلاڑی لڑکیاں اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ رواں دواں تھیں۔

مارچ پاسٹ کے بعد ۹ بج کر ۴۵ منٹ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ نے کھلاڑی لڑکیوں سے خطاب فرمایا۔ تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا۔

"میں اللہ کے نام کے ساتھ آج لجنہ کی دوسری سالانہ کھیلوں کا افتتاح کرتی ہوں۔"

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ اس سال کی کھیلوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچیوں اور عورتوں کو صحت قائم رکھنے کے لئے تحصیلوں اور ضلعوں میں کلب قائم کر کے ورزش جسمانی اور کھیلوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کے تحت آج مرکزی سالانہ کھیلوں کا آغاز کیا جا رہا ہے بعدہٗ آپ نے لجنات کی کوششوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال ہماری پہلی کوشش تھی۔ اس سال گزشتہ سال کی نسبت کوشش میں اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ مزید کوشش کریں گی۔

آخر میں آپ نے کھیلوں کے مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح روحانی ورزشوں میں نماز کے وقت انسان خدا تعالیٰ کے آگے سر جھکا دیتا ہے اسی طرح کھیل کے میدان میں بھی اطاعت کا عملی نمونہ دکھانا چاہیئے۔ یہی سبق ہے جو کھیل کا میدان سکھاتا ہے تا آئندہ زندگی میں جب معاشرہ میں آپ ذمہ دار فرد ہوں گی۔ اطاعت اور مکمل اطاعت کی تربیت آپ کو مل چکی ہو۔

ٹھیک دس بجے اتھلیٹکس کے سیمی فائنل مقابلے شروع ہوئے جن میں ۵۰ میٹر ریس، الٹی دوڑ، چاٹی ریس، ۱۰۰ میٹر ریس، تین ٹانگوں کی دوڑ اور سیک ریس کے مقابلے ہوئے۔ ہر دوڑ کے دو یا تین گروپ بنائے گئے تھے اور منصفات کے فیصلہ کے مطابق پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں کو فائنل مقابلوں کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس طرح ۱۱-۴۵ پر تمام دوڑوں کے مقابلے ختم ہوئے۔

دس بجے سے لے کر تقریباً ایک بجے تک ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے میچز کے سیمی فائنل مقابلے ایوان محمود کے ہال میں ہوئے۔ سیمی فائنل کی منتخب لڑکیوں کو فائنل مقابلہ میں شامل کیا گیا۔ بارہ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک والی بال اور نیٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ والی بال کے مقابلہ میں جیتنے والی ٹیموں عائشہ کلب ربوہ اور نصرت جہاں کلب ربوہ اور نیٹ بال میں جیتنے والی ٹیموں سرگودھا اور نصرت جہاں کلب کو فائنل مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے منتخب کر لیا گیا۔

(باقی)

کیا آپ؟

- چندہ عام
- حصہ آمد
- چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کاروباری حضرات کیلئے

۱۔ ہول سیل ایجنسیوں پر مشتمل منافع بخش چالو کاروبار مع سامان و باموقع دکان۔

۲۔ ایک باموقع مارکیٹ جو پانچ دکانوں اور ایک رہائشی مکان پر مشتمل ہے۔

۳۔ دو کنال کا نہایت باموقع کمرشل پلاٹ واقع ریلوے روڈ برائے فروخت موجود ہیں۔

مسائل و مسائل کا علم

املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

سیدنا حضرت مصلح موعود کی جماعت کو دعوت

حضور وقف زندگی اور مدرسہ احمدیہ (اب جس کا نام جامعہ احمدیہ ہے) میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

امراء اضلاع و صدران جماعت احمدیہ۔ قائدین خدام الاحمدیہ۔ مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ از راہ مہربانی ابھی سے نوجوانوں کو وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو

- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لیے لکھتے رہا کریں۔
- کوشش کیجئے کہ آپ اپنی کلاس میں اول آئیں اور حضور کی خواہش پوری کرنے کے لیے سخت محنت کریں۔
- اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔
- اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کریں۔
- اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کیجئے۔
- مجلس کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیجئے۔
- مرکز کی ہدایات پر عمل کیجئے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جان میاں چراغ الدین سیکرٹری حال و زعیم انصار اللہ محلہ دارالبرکات ربوہ ۲۲ فروری کی شب کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔ ساری عمر آپ کی زہد و تقویٰ میں گزری۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ اپنوں اور غیروں سے محبت کرنا اور ان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھنا آپ کا وصف تھا۔ ساری زندگی آپ کی سلسلہ کی خدمت کرتے گزری ہے حتیٰ کہ اپنی زندگی کے آخری چند سالوں سے قبل بھی چندہ وصول کیا اور اس کی رسید کاٹی۔ آپ پندرہ سال تک جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور کے صدر رہے۔ پھر شاہدرہ فیکٹری ایریا میں سیکرٹری وصایا رہے۔ جب ریٹائرمنٹ کے بعد ۶۷ء میں ربوہ آگئے تو آپ اپنے محلہ میں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری وصایا بنے ۶۸ء میں آپ محلہ کے سیکرٹری مال کے عہدہ پر نامزد ہوئے اور آخری سانس تک اس عہدہ کو نبھایا اور اسی سال آپ سارے ربوہ کے موصیوں کے صدر منتخب ہوئے۔ آخر میں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کی مغفرت فرمائے۔ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ہم چاروں بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(ممتاز بیگم اہلیہ محمد انور صاحب دارالبرکات ربوہ)

ماہ جنوری کے شروع میں خاکسار کے نانا جان مکرم شہاب الدین صاحب جھنگ صدر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

(لئیق احمد منیر مبلغ مقیم ہیمبرگ مغربی جرمنی)

میری والدہ محترمہ مسماۃ فتح بی بی صاحبہ درک اہلیہ مکرم مولوی علی محمد صاحب گوندل (یکے از اصحاب) مرحوم۔ بعمر ۹۵ سال ۹ نومبر ۸۱ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کو امانتاً گوٹھ سلطان احمد گوندل میں دفن کیا گیا ہے۔

مرحومہ مریضوں کی تیمارداری کرتیں اور غرباء کا خیال رکھتیں۔ اولاد کو بڑی محبت سے نماز کی پابندی کرنے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے تحریک فرماتی تھیں۔ کم و بیش یکصد افراد ان کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ ان کا ایک نواسہ چوہدری مبشر احمد صاحب گوندل سیکرٹری تحریک جدید حیدرآباد سندھ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اللہم آمین!

(محمودہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ گوٹھ سلطان احمد گوندل ضلع حیدرآباد۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۴۲

میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ادریس منزل ۶۸ محلہ رحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ حق مہر ۳ ہزار روپے بذمہ خاوند محترم
۲۔ زیورات طلائی بندے ایک جوڑی مالیتی ۱۸۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ یک صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نذیر بیگم زوجہ محمد شریف صاحب ادریس منزل دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ ادریس احمد اختر پسر موصیہ

گواہ شد:۔ بشر احمد وصیت ۲۱۰۵۸

مسل نمبر ۲۴۹۴۳

میں ڈاکٹر رشید احمد عارف ولد چوہدری سراج دین صاحب قوم آرائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ یک صد پچاس ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ڈاکٹر رشید احمد عارف ولد چوہدری سراج دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ وصیت ۱۱۴۳۵۔

گواہ شد:۔ محمد صدیق سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۴۴

میں رابعہ بی بی بیوہ رحمت خان صاحب مرحوم قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۷ء ساکن طرف اچھر کے شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۳۲/- روپے وصول شدہ
۲۔ زرعی زمین ۵ کنال ۱۳ مرلے واقع شادیوال ضلع گجرات مالیتی پانچ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رابعہ بی بی زوجہ رحمت خان مرحوم طرف اچھر کے شادیوال تحصیل وضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ علی احمد گوندل امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۴۹۴۵

میں امۃ الحفیظ قدسیہ زوجہ غلام احمد خادم صاحب چوہدری قوم گھمن پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چوکنانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۱۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ زیورات طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی تولہ مالیتی ۱۸۰۰/- روپے
۳۔ انگوٹھی ایک عدد ۳½ ماشہ مالیتی ۵۰/-

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ قدسیہ زوجہ غلام احمد صاحب خادم چوکنانوالی ضلع گجرات

گواہ شد:۔ غلام احمد خادم مربی سلسلہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ غلام محمد سیکرٹری مال شادیوال

وصیت ۱۰۲۱۹۔

اعلان نکاح

میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم عزیز الرحمٰن جیالوجیسٹ کا نکاح عزیزہ روبینہ نازی صاحبہ بی۔ اے بنت شیخ راشد احمد صاحب سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے مسجد صادق دارالعلوم غربی ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (حافظ غلام حسین محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

خاکسار نے اپنی بائیں آنکھ کا اپریشن ۱۹۷۴ء میں کرایا تھا۔ اپریشن کے معاً بعد ہی مختلف حوادثات کی وجہ سے بینائی کمزور ہوگئی۔ گزشتہ دسمبر ۸۱ء سے یہ کمزوری شدت پکڑ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس آنکھ کی روشنی بحال فرمائے اور دوسری دائیں آنکھ جو بالکل بند ہو چکی ہے کا اپریشن کامیاب فرمائے آمین۔ (بشیر الدین احمد مدھ رانجھا حال دارالبرکات ربوہ)

مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال سالانہ مقالہ نویسی کے لئے اعلان عنوان "وفود عرب ـــ مدینۃ النبیؐ میں" مقرر کیا گیا ہے جس میں ۵ھ سے ۹ھ تک مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب کے مختلف علاقوں سے آنے والے قبائل اور ان کے وفود کا ذکر مقصود ہے جن میں سے اکثر تحقیقِ حق کے لئے آئے اور قبولِ اسلام کی توفیق پائی۔ مقالہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
۲۔ مقالہ خوشخط اور صاف لکھا جائے۔
۳۔ مقالہ کے آخر میں اُن کتب کی فہرست ضرور دی جائے جن سے استفادہ کیا گیا ہو۔
۴۔ کاغذ کے ایک طرف اور کھلا کھلا لکھا جائے۔
۵۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء ہے۔

ذیلی عناوین اور فہرست کتب علیحدہ شائع کئے جا رہے ہیں جو جلد مجالس کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی یونیورسٹی میں داخلہ

کراچی یونیورسٹی میں بی اے، بی ایس سی (آنرز)، ایم اے، ایم ایس سی اور لینگویج کورسز میں نئے سال کے داخلے مورخہ ۱۵ مارچ سے شروع ہو رہے ہیں۔ داخلے کے خواہشمند طلباء سے درخواست ہے کہ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل افراد سے فوراً رابطہ قائم کریں۔

(۱) نسیم الحق 37-C اسٹاف ٹاؤن کراچی یونیورسٹی کراچی ۳۲
(۲) ظفر اقبال C-929 بلاک نمبر ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی۔
(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - پاکستان میں باسکٹ بال کی نرسری ہے!

- باسکٹ بال کے میدان میں ملک بھر کی چوٹی کی ٹیموں کا اجتماع
- نہایت دلچسپ اور اعلیٰ پائے کے کھیل کا مظاہرہ
- پاکستان کے چوٹی کے کھلاڑیوں اور ماہرین کی شمولیت
- باسکٹ بال کے کھیل میں ربوہ کے تاریخی کردار کے بھرپور نظارے

فضل عمر باسکٹ بال ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر اہتمام

پندرھواں ۱۵ آل پاکستان

ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۱۲-۱۳-۱۴- اور ۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو بمقام باسکٹ بال کورٹس بالمقابل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اپنی مخصوص روایات، ذوق و شوق، جوش و جذبے اور باسکٹ بال کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شروع ہو رہا ہے

افتتاح: ۱۲ مارچ بروز جمعہ صبح ۸½ بجے ◉ اختتام: ۱۵ مارچ بروز پیر سہ پہر ۳ بجے

احباب کرام سے جوق در جوق شرکت کی درخواست ہے

منجانب: مرزا فرید احمد - صدر آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ